Fikr-o-Nasar (Islamabad) 21:7 (1984)
© rasailojaraid.com

نقد وتبصرہ

نام کتاب : اصول الکرخی

مصنف : امام عبیداللہ بن الحسین الکرخی

مترجم : عبدالرحیم اشرف بلوچ

ناشر : ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد

قیمت : پانچ روپے

قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں کہ اللہ تعالی نے اس میں بار بار انسان کو فکر و تدبر کی دعوت دی ہے اور عقل و خرد کی جو گراں بہا نعمت انسان کو بخشی گئی ہے اس سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کا بتاکید حکم دیا گیا ہے ۔ جہاں کبریائی اور وحدانیت کے اثبات میں تکوینی دلائل کا بکثرت ذکر کیا گیا ہے وہاں یہ جملے بھی بار بار دھرائے گئے ہیں ، ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون (۱۳ = ۳) ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون (۱۳ = ۴) ان فی ذلک لآیۃً لقوم یسمعون ۔ (۱۶ = ۶۵) ۔

جو لوگ عقل و خرد سے کام نہیں لیتے اور آنکھیں بند کئے ایک ڈگر پر رواں دواں رہتے ہیں ان کے متعلق فرمایا ، ان ھم کالانعام بل ھم اضل سبیلا (۲۵ = ۴۴) کہ وہ ڈنگروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گم کردہ راہ ہیں ۔

قرآن کریم میں اس مضمون کے بتکرار اعادہ سے مقصد یہ ہے کہ خاتم الانبیاء سید الرسل صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی امت کی ایسی ذہنی تربیت کی جائے کہ وہ عقل و خرد کی آنکھ کو کھلا رکھے اور غور و تدبر کو اپنا شعار بنائے اور معلوم سے غیر معلوم کے عرفان تک رسائی حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہے ۔

اسی قرآنی تربیت کا نتیجہ تھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام نے اور پھر ان کی تربیت سے فیض یافتہ تابعین اور تبع تابعین نے دین کو سمجھنے کے لئے اور شریعت کے احکام کی غرض و غایت تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے

© rasailojaraid.com

استعمال کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور متعدد فقہی جزئیات میں غور و فکر اور استقراء کر کے ایسے قواعد کلیہ مستنبط کئے جنکی روشنی میں قیامت تک آنے والے جدید مسائل کا حل دریافت کیا جا سکتا ھے اور یہی خصوصیت اس شریعت کے تا ابد باقی رھنے کی ضامن ھےُ امام ابو الحسن عبیداللہ بن حسین الحنفی الکرخی قدس سرہ (متوفی ۳۴۰ ھ) محققین فقہاء کے سرخیل ھیں انھوں نے اپنے ایک مختصر سے رسالے میں جو چودہ پندرہ صفحات پر مشتمل ھے فقہ اسلامی کے ایسے کلیات درج کر دیئے ھیں جن کی اساس پر فقہ اسلامی کا قصر رفیع قائم ھوا ھے ۔ ان اصولوں کی تعداد صرف انتالیس (۳۹) ھے ۔ عام لوگوں کے لئے ان سے کماحقہ استفادہ ممکن نہ ھوتا اگر امام نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد بن احمد النسفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۳۷ ھ) فقہی مثالوں سے انکی وضاحت نہ فرما دیتے ، اس رسالہ میں مندرج تمام اصولوں کو زیر بحث لانا ضروری نہیں ۔ ھر طالب علم اس مختصر کتاب کے مطالعہ کے لئے تھوڑا سا وقت بآسانی نکال سکتا ھے اور بذات خود ان اصولوں میں سموئے ھوئے اسرار و معارف پر آگاھی حاصل کر سکتا ھے ، یہاں صرف چند مثالوں کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ھے ۔

اصل نمبر ۱۳ ۔ یہ ھے کہ جس نے کسی چیز کا التزام کیا اور اس چیز کے نفاذ کے لئے کوئی شرط بھی ھے تو جو چیز دوسرے کے اثر کرنے کے لئے شرط ھے وہ حکم کے اعتبار سے سابق ھے اور دوسرا لاحق ھو گا اور سابق کا پایا جانا لاحق کی درستی اور جواز کے لئے لازمی ھو گا ۔ مثال ، علامہ نسفی فرماتے ھیں جیسے کوئی شخص نماز کا اھتمام کرے تو اس پر نماز کی ادائیگی سے قبل طہارت کا اھتمام لازم ھو گا کیونکہ طہارت نماز کے لئے شرط ھے ۔

اصل نمبر ۱۵ ، یہ ھے کہ وہ فساد جو اصل عقد (معاملہ) میں واقع ھو اور وہ فساد جو عقد کے متعلقات میں سے کسی ایک میں واقع ھو ان دونوں میں فرق کیا جائے گا ۔

علامہ نسفی نے یہ مثال دیکر اسکی تشریح کی ھے ۔

جب کوئی شخص کسی غلام کو فروخت کر دے ایک ھزار درھم اور

© rasailojaraid.com

ایک رطل شراب کے عـوض تو بیع فاسـد ہو جائے گی پھر انہوں نے خمر کو عـوض سے نکال بھی دیا تو بیع جـائز نہ ہو گی کیـونکہ فسـاد اصـل عقد میں واقع ہوا ہے اور اگر اس نے فـروخت کیا تو ایک غلام کو ایک ہـزار درهـم فصـل کی کٹـائی کے وقت مـؤجل (ادھار) پر تو بیـع فاسد ہو جائے گی کیونکہ اجـل (مـدت ادائی) نامعلوم ہے پھر اگر انہوں نے کٹائی کا وقت آنے سے قبل ہـی اجـل کی شـرط کو نکال دیا تو عقد جائز ہو جائے گا کیونکہ (ادائی کے وقت کی تعیین) بیع کے متعلقات میں سے ہے ۔

ایسے قواعد کلیہ کے مطالعہ سے ایک طالب عـلم کے لئے جـزئیـات کا استخراج سہـل اور آسـان ہو جاتا ہے اگرچہ امام کرخی کو اس مـیدان میں سبقت کا شرف حاصل ہے لیکن بعـد میں آنے والے عـلماء نے بھی انکی اقتداء میں ایسے اصـولوں کے استنباط اور ان کو مرتب کرنے میں بڑی جانکاھی سے کوششیں کی ہیں ۔ اکثر فقہاء کرام نے اپنی تصـانیف میں ان قـواعد کلیہ کی طرف جابجا اشـارے کئے ہیں ۔ اس وقت جو کتب میرے پیش نظـر ہـیں ان میں عـلامہ زین الدین ابن نجـم الحنـفی کی کـتاب ، " الاشباہ والنظائر ، " سـر فہرست ہے ۔ انہوں نے اپنی کـتاب کـو سـات فنون میں تقسیم کیا ہے ۔ فـن اول جو تقریباً ڈیڑھ سـو صفحات پر مشتمل ہے ان قواعد کلیـہ کیلئے مخصـوص ہے ، ہر قاعدہ کے بعـد اس سے مستنبط ہونے والی تفریعات اور مستثنیات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے ، جس کے مطالعہ سے ان بنیـادی اصـولوں کی پختگی اور جامعیت کو تسـلیم کرنا پڑتا ہے جن پر اسـلام کا فقہی نظام استـوار کیا گیا ہے اور جس مـیں ہر زمانے کے چیلنج کا جواب دینے کی صلاحیت ہے۔ فقـہ اسـلامی کے ہر طالب عـلم سے مـیری درخـواست ہے کہ وہ خصوصیت کے سـاتھ ابن نجیم کی الاشباہ والنظائر کے فـن اول کا ضرور مـطالعہ کرے ۔ ان سے پہلے امـام جـلال الـدین سیوطی (مـتوفی ۹۱۱ ھـ) نے بھی الاشباہ والنظائر کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی جس میں فقـہ شـافعـی کی فـروعـات کی تشریح کی ۔ لیکن ان سب سے زیادہ جامع اور مہتم بالشـان کام وہ ہے جـو المجـلہ کی مجلس مـدونین نے سر انجـام دیا ۔ انہوں نے ابتداء میں سـو (۱۰۰) فقہـی قـواعـد درج کئے ہیں جو

© rasailojaraid.com

فقـــہ کی مستند کتب مـیں لکھے ہوئے تھے اس کے بعد انھوں نے ان فقہی ابـواب کــو جن کا تعـلق معـامـلات سے ہے دفعـات کی شکل میں مـرتب کـر دیا تاکـہ قضاۃ کـو کسی مقـدمہ کا فیصلہ کرتے وقت ان سے استفادہ کرنے میں آسـانی ہـو

ادارہ تحقیقات اسـلامی ھـدیـہ تـبرک کا مستحق ہے کہ اس نے امت مسلمہ کی عـلمی ثروت جـو بے التفاتی کی نظـر ھـو چکی تھی اور اس سے استفادہ کی صورت مفقـود تھی اسـکو اردو کا لباس پہنا کر عـلم فقہ کے شائقین کے لئے شائع کر دیا ۔ اگر اس ترجمہ کے ساتھ اصل کتاب کا عـربی مـتن بھی شائع کر دیا جـاتا تو اس کی افـادیت بہت بڑھ جاتی ۔ امام موصوف کا یہ علمی کارنامـہ جو عرصہ دراز سے طاق نسیاں کی زینت بنـا ھـوا ہے زیور طبـع سے آراستہ ہونے کے بعـد محفوظ بھی ھـو جاتا اور ہر صاحب علم اس سے براہ راست استفادہ بھی کر سکتا ۔

عبدالرحیم اشرف صاحب بلوچ نے بڑی محنت سے اس کتاب کو اردو میں منتقل کیا ہے اگرچہ بعـض مقامات پر اصلاح کی کافی گنجـائش محسـوس ھـوتی۔ ہے اللہ تعالی اس ادارہ کو ان توقعات پر پورا اترنے کی بیش از بیش توفیق مرحمت فرمائے جو قوم نے اس سے وابستہ کر رکھی ھیں ۔

محمد کرم شاہ

★ ★ ★ ★